الحجّ

(Al-Hajj)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

1	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ
	لوگو! اپنے نظام ربوبیت کے تابعدار رہو۔۔! بلاشبہ تصادم کی گھڑی بڑی ہولناک چیز ہے۔
	مباحث:۔ زَلْزَلَة۔۔مادہ۔۔زل زل۔۔معنی۔۔آفت۔،مصیبت۔،طوفان۔،۔،زبردست چیخ۔،ہلادینا۔،ہولناک دل دہلادینے والی چیز
2	يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ
	وہ دن کہ جب تم دیکھوگے کہ ہر تربیت کرنے والی اس تربیت سے انکاری ہو جائے گی۔ اور وہ ہر اس ذمہ داری سے پیچھا چھڑائے گی جو اس نے ذمہ داری اٹھائی تھی۔اور تم لوگوں کو دیوانہ دیکھوگے۔۔۔،حالانکہ وہ دیوانے نہ ہونگے۔۔۔۔ لیکن مملکت کی سزا ہی بڑی سخت ہوتی ہے۔
3	وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ

	اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو مملکت کے بارے میں علم کے بغیر کج بحثی کرتے ہیں اور ہر سرکش نافرمان کی پیروی کرتے ہیں۔	
4	كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ	
	اس کے بارے میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سرکش نافرمان کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر دے گا اور پھر قید خانے کی سزا کی طرف رہنمائی کرے گا۔	
5	يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ	
	اے لوگو اگر تمہیں احتساب کے بارے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں محتاجی کی حالت میں سے تخلیق کیا۔۔اس کے بعد فساد کی حالت میں سے تخلیق کیا۔۔۔اس کے بعد تعلقات کی بنیاد سے تخلیق کیا۔۔ پھر تم کو ایسا تخلیق کیا جس کی فطرت میں لڑائی اور محبت دونوں تھے تاکہ ہم تم پر واضح کر دیں اور قانون مشیت کے مطابق ہم تم کو رحمتوں کے معاملے میں قرار دیں پھر ہم نے تمہیں ایک طفلانہ تخلیق کی تاکہ تم اپنی بھرپور علمی قوت کو پہنچو اور کچھ تم میں سے بھرپور بدلہ دئے گئے اور کچھ تم میں سے ایک گھٹیا زندگی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ علم ہوتے ہوئے بھی لاعلمی میں رہتے ہیں۔۔اور تم ملک کو کمزور دیکھتے ہو جب ہم اس کو احکامات دیتے ہیں تو وہ خوشحال ہو جاتا ہے اور بلند مقام حاصل کرتا ہے مختلف مزاج کے لوگ پرورش پاتے ہیں۔	

مباحث:۔

اس آیت سے جدید مترجمین قرآن کی حقانیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھئے قرآن کی حقانیت قرآن سے ہی ثابت ہونی چاہئے۔ قرآن کو برحق ثابت کرنے کے لئے کسی سائنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہم یہ بات وثوق سے کہتے ہیں کہ قرآن کسی سائنس کی کتاب نہیں ہے۔ اس میں معاشیات اور معاشرت کا بیان ہے۔ اس میں عدل وانصاف پر مبنی ایک اصلاحی فلاحی مثالی معاشرے کے قیام کی روداد بیان ہوئی ہے۔ اس میں انبیاء ورسل کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانے کے ظالم بادشاہ اور سرداروں کے مظالم کا کس طرح مقابلہ کیا اور مظلوموں کو کس طرح ان کے جبر واستبداد سے آزادی دلوائی۔ اس قرآن میں نہ تو کسی دوسرے مذاہب کے دیومالائی قصّے مستعار لئے گئے ہیں اور نہ ہی کسی دنیاوی علوم سے لوگوں کو مرعوب کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی قرآنکو اپنی حقانیت ثابت کرنے کے لئے کسی بھی علم کا محتاج ہونا پڑا ہے۔ زیر مطالع آیت میں ایک پست معاشرے کو کس طرح بتدریج ایک اصلاحی معاشرے میں ڈھالا جاتا ہے اس کے مراحل بیان ہوئے ہیں۔ قرّن میں جتنے انبیاء کا ذکر ہے انہوں نے اپنی قوم کو وڈیروں سمایہ داروں اور مذہبی پیشواؤں سے نجات دلائی ہے۔ مثلاً موسیٰ نے فرعون اا ور ھامان اور قارون سے نجات دلائی۔ فرعون قوت کے بل بوتے پر عوام کا استحصال کرتا تھا اور ھامان اس کا مذہبی مشیر تھا جبکہ قاروں اس وقت کا سب سے بڑا سرمایہ دار تھا۔ آج بھی اگر اپنے ہی ملک پر نظر ڈالیں تو آپ کو یہ تینوں کردار آپ کی مملکت میں بخوبی نظر آجائیں گے۔ اس غلامانہ ذہنیت اور پست حالی سے انسان کیسے نکل سکتا ہے اس سورت کا موضوع ہے۔ اس ابتدائی آیت میں اسی جدجہد کے مختلف مراحل کا بیان ہے۔۔

اے لوگو اگر تمہیں احتساب کے بارے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں مہتاجی کی حالت میں سے تخلیق کیا۔۔ اس کے بعد فساد کی حالت میں سے تخلیق کیا۔۔، اس کے بعد تعلقات کی بنیاد سے تخلیق کیا۔۔ پھر تم کو ایسا تخلیق کیا جس کی فطرت میں لڑائی اور محبت دونوں تھے تاکہ ہم تم پر واضح کردیں اور قانون مشیت کے مطابق ہم تم کو رحمتوں کے معاملے میں قرار دیں پھر ہم نے تمہیں ایک طفلانہ تخلیق کی تاکہ تم اپنی بھرپور علمی قوت کو پہنچو اور کچھ تم میں سے بھرپور بدلہ دئے گئے اور کچھ تم میں سے ایک گھٹیا زندگی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ علم ہوتے ہوئے بھی لاعلمی میں رہتے ہیں۔۔ اور تم ملک کو کمزور دیکھتے ہو جب ہم اس کو احکامات دیتے ہیں تو وہ خوشحال ہوجاتا ہے اور بلند مقام حاصل کرتا ہے مختلف مزاج کے لوگ پرورش پاتے ہیں۔

اس آیت سے جدید مترجمین قرآن کی حقانیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھئے قرآن کی حقانیت قرآن سے ہی ثابت ہونی چاہئے۔ قرآن کو برحق ثابت کرنے کے لئے کسی سائنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہم یہ بات وثوق سے کہتے ہیں کہ قرآن کسی سائنس کی کتاب نہیں ہے۔ اس میں معاشیات اور معاشرت کا بیان ہے۔ اس میں عدل وانصاف پر مبنی ایک اصلاحی فلاحی مثالی معاشرے کے قیام کی روداد بیان ہوئی ہے۔ اس میں انبیاء ورسل کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانے کے ظالم بادشاہ اور

6	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
	یہ اس لیے ہے کہ قوانین قدرت ہی برحق ہے اور ناکام لوگوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔
7	وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ
	اور یہ کہ تصادم کی گھڑی تو آتی رہتی ہے۔۔، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔۔اور یہ کہ قوانین قدرت ان لوگوں کو جو جہالت کے گڑھے میں پڑے ہیں احتساب کے لئے لا کھڑا کرے گا۔

مباحث:۔السَّاعَةَ۔۔مادہ۔۔س و ع ۔۔، معنی۔۔، گھڑی۔۔، لمحہ۔۔، الْقُبُورِ۔مادہ۔۔ ق ب ر۔۔ معنی۔۔،(علامہ عبدالرشید نعمانی کی لغات القرآن صفحہ نمبر ۲۷، جلد پانچ) میں لکھتے ہیں۔،""قبر میں ہونے کے حقیقی معنی تو مدفون ہونا اور مٹی کے اندر میّت ہونا ہی ہے، لیکن مجازاً دو معنی اور بھی مراد لئے جاتے ہیں۔۔، ا۔پوشیدہ رہنا۔۔، ۲۔ قعر جہالت اور ضلالت میں پڑے رہنا۔

8	وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ
	اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو علم وہدایت اور روشن کتابِ کے بغیر ہی مملکت الٰہیہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔
9	ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ
	مملکت الٰہیہ کے قوانین سے پہلو تہی کرتے ہوئے تاکہ مملکت الٰہیہ کی راہ سے بہکائے ایسے شخص کے لیے ادنٰی زندگی میں بھی رسوائی ہے اور مملکت کے قیام کے وقت بھی ہم اسے قید خانے میں خاکستر کرکے سزا کا مزہ چکھاویں گے۔

10	ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ	
	یہ ہے وہ جو تیرے ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور بے شک ملکت الہیہ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والی نہیں۔	
11	وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ	
	اور بعض وہ لوگ ہیں کہ مملکت کی فرمانبرداری ایک طرف ہو کر کرتے ہیں پھر اگر اسے کچھ فائدہ پہنچ گیا تو اس کے ساتھ مطمئن ہو گیا اور اگر تکلیف پہنچی تو اپنی توجہات کی طرف لوٹ گیا۔، اس نے ایسی ادنیٰ زندگی کو بھی گنوایا اور قیام دین کے وقت کو بھی گنوایا یہی تو صریح خسارا ہے۔	
12	يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنفَعُهُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ	
	وہ مملکت الہیہ کو چھوڑ کر اس کی دعوت دیتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچاتا ہے اور نہ ہی فائدہ دیتا ہے۔ یہی تو انتہائی گمراہی ہے۔	
13	يَدْعُو لَمَن ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ	
	وہ ایسے کی دعوت دیتا ہے جس کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ قریب ہے۔ کیا ہی برا ہے آقا اور کیا ہی برا ہے ساتھی۔	

14	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ	
	بے شک مملکت الهیہ ان لوگوں کو جنہوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے ان کو ایسی ریاستوں میں داخل کرے گا جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہونگی۔ یقیناً مملکت الهیہ وہی کرتی ہے جس کا ارادہ کرلے۔	
15	مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ	
	جسے یہ گمان ہو کہ مملکت الهیہ اس ادنٰی زندگی میں اور مملکت کے قیام کے بعد اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا تو اسے چاہیے کہ سرداروں وڈیروں تک پہنچ کا کوئی سبب ڈھونڈ لے پھر قطعی فیصلہ کر لے اور پھر انتظار کرے کہ کیا اس کی تدبیر نے یعنی بڑے بڑے سرداروں اور مکاروں کی مدد نے اس زلزلے کو دور کر دیا جس پر اسے غصّہ آتا ہے۔	
یہ وہ آیت ہے جس کا عمومی ترجمہ مجھے بچپن سے ہی پریشان کرتا رہا ہے۔ میں نے کتنے ہی علماء سے اس آیت کا مقصد پوچھا۔ اس کا مفہوم کیا ہے۔ لیکن یا تو سب خاموش ہو گئے یا انہوں نے ایک فہم سے بالا روائتی ترجمہ سامنے رکھ دیا۔ آپ بھی ان تراجم سے محظوظ ہوئیے۔ "جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ اللہ دُنیا اور آخرت میں اُس کی کوئی مدد نہ کرے گا اُسے چاہیے کہ ایک رسّی کے ذریعے آسمان تک پہنچ کر شگاف لگائے، پھر دیکھ لے کہ آیا اُس کی تدبیر کسی ایسی چیز کو رد کر سکتی ہے جو اس کو ناگوار ہے۔" یعنی ایک شخص خیال کر رہا ہے کہ خدا اس کی کوئی مدد نہیں کرے گا تو وہ پہلے اپنے آپ کو پھانسی لگائے کہ اس تدبیر سے اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوا یا نہیں۔۔ بڑی عجیب تدیر بتائی جا رہی۔۔۔!! ایسی تدبیر کی توقع خدا سے تو دور کی بات کسی عاقل سے بھی نہیں کی جا سکتی ہے۔ تمام تراجم اسی مفہوم کے ساتھ لکھے گئے ہیں اس لئے آپ کسی بھی ترجمے کو اٹھا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے یہودی اور مجوسی مفسرین نے کیا کیا گل کھلائے ہیں۔		
16	وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يُرِيدُ	
	اور اسی وجہ سے ہم نے احکامات واضح طور پر پیش کئے ہیں اور یہ کہ مملکت الهیہ اسی شخص کی راہبری کرتی ہے جو چاہتا ہے۔	

17	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ	
	یقیناً وہ لوگ جنہوں نے امن قائم کیا اور ان لوگوں کے درمیان جو یہودی۔، اور صابئ۔، اور نصاریٰ۔، اور مجوس۔، یعنی جنہوں نے احکامات میں ردبدل کیا تو قیام مملکت کے وقت مملکت الہیہ ان سب کے درمیان فیصلہ کر دے گی۔ یقینی طور پر مملکت الہیہ ہر چیز کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔	
	مباحث:۔ اس سورہ سے آگے آیات میں مملکت الہیہ کے خلاف دشمن ملک کی دخل اندازی نظر آرہی ہے۔ اور دشمن ملک سے تصادم متوقع ہے جس کے لئے پہلی ہی آیت میں بتا دیا گیا تھا يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (لوگو! اپنے نظام ربوبیت کے تابعدار رہو۔۔! بلاشبہ تصادم کی گھڑی بڑی ہولناک چیز ہے۔) اسی کو اصطلاحاً اَلسَّاعَة کہا گیا ہے اور بارہا جگہ کہا گیا وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ تصادم کی گھڑی آتی رہتی ہے۔ آگے کی آیات میں اسی موضوع کو لیکر قرآن آگے بڑھتا ہے اور اسی سلسلے میں ''الحج'' کا ذکر آئے گا۔ جو جنگی احکامات پر مبنی ہے۔ اس مقام سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مملکت الہیہ قائم ہو چکی ہے اور دشمن ملک کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ان کو خبردار کیا جا رہا ہے۔	
18	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ	

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ بلند مقامات پر فائز لوگ اور عوام اور قوم کے سرکش سردار اور کابینہ کے لوگ اور حکومتی کارندے اور سردار اور فرقوں والے اور محنت کش یعنی انسانوں کی کثرت ۔ مملکت الھیہ کے احکامات کے آگے سجدہ ریز ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔،اور بہت سے ایسے ہیں جن پر سزا برحق ہو چکی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور جسے مملکت الھیہ ذلیل پاتی ہے پھر اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ۔، مملکت الھیہ وہی کرتی ہے جو بندہ ثابت کرکے چاہتا ہے۔

مباحث:۔مَن فِي السَّمَاوَاتِ بلند مقامات پر فائز لوگ وَمَن فِي الْأَرْضِ اور جو عوام میں سے ہیں وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَ قوم کے سرکش سردار اور کابینہ کے لوگ اور حکومتی کارندے اور سردار الشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فرقوں والے اور محنت کش یعنی انسانوں کی کثرت۔إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ۔۔۔ إِنَّ بےشک اللَّهَ مملکت الھیہ يَفْعَلُ کرتی ہے مَا جو بندہ يَشَاءُ چاہتا ہے۔جو بندہ چاہتا ہے یعنی اپنے عمل سے بندہ اپنے آپ کو جزا یا سزا کا اہل ثابت کرتا ہے۔مَا کے معنی ”جو“ ہوتے ہیں۔ اس لئے ما کا اشارہ بندہ بھی ہو سکتا ہے اور مملکت بھی۔ لیکن مملکت کوئی کام بغیر کسی بنیاد یا قانون کے بے سوچے سمجھے جو مرضی میں آیا کر ڈالا۔۔۔۔۔!!۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔، بندے کو ثابت کرنا ہوگا کہ وہ کس کا اہل ہے۔ سزا یا جزا کا تعین مملکت کی خواہش پر نہیں بلکہ بندے کے عمل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

19 هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ

یہ دو فریق ہیں جو اپنے نظام ربوبیت کے بارے میں باہم جھگڑ رہے ہیں تو ان میں سے جو لوگ انکاری ہیں ان کیلئے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔

مباحث:۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ کفار کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ دیکھئے کہ آگ کے کپڑے کاٹے جانے سے کیا مراد ہے اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا کا کیا مفہوم لیا جائے۔۔۔؟ جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ کسی اعلیٰ ادب میں استعارہ، تشبیہ اور مثال اس ادب کی خوبصورتی ہوتی ہے لیکن اگر استعارے، تشبیہ اور تمثیلات کا ترجمہ کر دیں تو انتہائی لغو مفہوم سامنے آئے گا۔ اس آیت میں جس آگ کے کپڑے اور کھولتے پانی کا ذکر ہوا ہے وہ نہ تو کسی مملکت الہیہ کی شان ہے کہ یہ سزا اسی دنیا میں دی جائے گی اور نہ ہی عمومی تراجم کے تحت اس قیامت کی بات ہے جو آسمانوں میں موجود خدا دے گا۔ یہ اس کی شان رحمت کے خلاف ہے۔۔ کوئی بھی ظالم سے ظالم ایسی سزا نہیں دیگا۔۔۔!!! اور اگر تاریخ میں کوئی بادشاہ یا جاگیردار۔ مخدوم یا سرمایہ دار۔ ملوں کا مالک یا مذہبی پیشوا ایسی حرکت کرتا نظر آتا ہے تو اسے بھی تاریخ نے ظالم ہی کہا ہے۔ کیا آپ بھی اپنے خدا یا مملکت الہیہ کو ایسا ہی ظالم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟؟ آگ کے کپڑے اور کھولتا پانی بطور تشبیہ سزا کی شدت کو سمجھانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

20	يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ
	جس سے ان کا ظاہر و باطن سب خاکستر ہو جائے گا۔
21	وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ
	اور ان کی بغاوت کو مملکت الہیہ کے قوانین کے ذریعے کچل دیا جائے گا۔

	مباحث:۔مَّقَامِعُ ۔۔مادہ۔۔ق م ع ۔۔معنی۔۔سرکوبی۔،بغاوت کو کچلنا۔،گرز۔،مغلوب کرنا۔علامہ پرویز صاحب لغات القرآن صفحہ نمبر۱۳۸۹جلد سوم پراسی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں ’’ان کے لئے لوہے (حدید) کے گرز ہونگے۔یہ وہی حدید فولاد ہے جسے اللہ نے نظام عدل قائم رکھنے کے لئے پیدا کیا۔(۲۵:۵۷)یعنی قانون اوراس کے ساتھ تنفیذی قوت۔۔۔۔۔۔لہذامَّقَامِعُ اس قوت کا نام ہے جس سے کسی سرکش کو اسکی سرکشی سے روک دیا جائے۔مستبد اور ظالم کو مغلوب کرکے اسے بے بس بنا دیا جائے اور اس طرح مظلوموں کو اس کے ظلم سے محفوظ کردیا جائے۔‘‘	
22	كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ	
	وہ جب بھی وہاں رنج وِ غم سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں واپس لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا خاکستر ہونے کی سزا چکھو،	
23	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ	
	یقیناً مملکت الہیہ امن قائم کرنے والوں کو اور اصلاحی عمل کرنے والوں کو ایسی ریاستوں میں داخل کرے گا جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہوں گی اور انہیں ریاست کے معاملے میں جنگ کی اور اچھے مشورے سے اپنی رائے قائم کرنے کی اجازت دی جائے گی اور انکا لوگوں کے ساتھ رہنا آزادی کی بنیاد پر ہوگا۔	

مباحث:۔

أَسَاوِرَ ۔۔مادہ۔۔س و ر ۔۔ معنی۔۔جوش میں آنا۔بہادری دکھانا، سار علی ۃ کسی پر حملہ آور ہونا۔۔۔شہر کی فصیل بنانا، کسی کو کنگن پہنانا۔۔سواری(chariot)

ذَهَبٍ ۔۔مادہ۔۔ذ ھ ب ۔۔ معنی۔۔جانا، گزرنا، مرنا، مٹنا،زائل کرنا، ذَهَبَ عَلَيْهِ كَذَا بھول جانا۔ ذَهَبَ إِلَيهِ متوجہ ہونارائے قائم کرنا۔کسی کی بات کو لینا،ذَهَبَ مَذْهَباً کسی کی اتباع کرنا۔ ذَهَبَ فِي الدِّيْنَ دین میں اپنی رائے قائم کرنا۔

وَلُؤْلُؤًا ۔۔مادہ۔۔ل ء ل ء۔۔معنی۔۔جھلملانا،چمکنا،اسی لئے موتی کو لولو کہتے ہیں۔

وَلِبَاسُهُمْ ۔۔مادہ۔۔ ل ب س ۔۔معنی۔۔لَبِسَ النَّاسَ ۔لوگوں کے ساتھ رہنا،لَبِسَ عَلَيْهِ الْاَمْرَ کسی پر بات کا مشکوک ہوجانا۔

حَرِيرٌ ۔۔مادہ۔۔ح ر ر ۔۔ معنی۔۔ آزادی۔۔گرمی۔۔ریشمی کپڑا۔

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ	24

اور وہ لوگ مملکت الٰہیہ کے احکامات سے مناسب حکم کی ہدایت دئے گئے یعنی انہیں حاکمیت کے راستے کی ہدایت دی گئی۔

مباحث:۔

الْحَمِيدِ۔۔حمد کیا ہے۔؟بنیادی معنی تعریف کے ہیں جس کو انگریزی میں(appreciate)کرنا کہتے ہیں۔لیکن تعریف کسی بنیاد پر ہوتی ہے۔ مملکت الٰہیہ کی تعریف بوجہ اس کی حاکمیت اور احکامات کے کی جاتی ہے۔
وضاحت کے لئے دیکھئے سورہ الفاتحہ اور مندرجہ آیات۔۱۷/۱۱۱، ۶۴/۱، ۱۵/۹۸، ۶/۴۵، ۳۲/۱۵،

25	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ	
	یقیناً جن لوگوں نے انکار کیا اور مملکت الٰہیہ کے راستے سے روکتے ہیں یعنی ان احکامات سے روکتے ہیں جو ان پر پابندیاں لگاتے ہیں جن کو ہم نے تمام انسانیت کے لئے برابری کی بنیاد پر مقرر کیا ہے خواہ وہ ان احکامات کے معاملے میں سختی سے عمل پیرا ہیں یا یہ کہ وہ ہلاکت میں پڑنے والوں میں سے ہیں۔اور جو بھی ان احکامات میں ظلم کے ساتھ ردوبدل کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک سزا کا مزہ چکھائیں گے۔	
	مباحث:۔ الْعَاكِفُ ۔۔مادہ۔۔ ع ک ف ۔۔دھرنا مارنا۔موقف پر ڈٹے رہنا یا سختی سے عمل پیرا ہوں۔۔،کسی جگہ پر آسن مارنا۔ وَالْبَادِ ۔۔ مادہ۔۔ب ی د ۔۔معنی۔۔ہلاک ہو جانا،ختم ہونا،	
26	وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ	
	اور ابراہیم کے اس وقت کو یاد رکھو جب ہم نے۔۔۔اسے مملکت کے لئے امن و سکون کی جگہ میسر کی "تاکہ تم مملکت الٰہیہ کے احکامات کے ساتھ کسی قسم کا اشتراک نہیں کرو گے اور میری مملکت کو آنے والوں کے لئے اور مملکت کو قائم رکھنے والوں کے لئے اور احکامات کے آگے سرنگوں رہنے والوں کے لئے ہر آلائش سے پاک رکھو گے"۔	

	مباحث:۔ چند بنیادی احکامات کے بعد آیت نمبر ۲۶ سے اسی مملکت الہیہ کی حکمت عملی کو ابراہیم کی مثال دے کر بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ پچھلی تمام آیات میں ایک تصادم ہوتا نظر آرہا ہے۔ اب اسی تصادم کا وقوع ہونا اور اس دوران اس کی حکمت عملی کا اختیار کرنا بیان کیا گیا ہے۔ آگے چل کر آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ اسی تصادم کو اَلسَّاعَہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسطلاحاً اسے اَلْحَج کا نام دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل اگلی آیت سے شروع ہو رہی ہے۔ بَوَّأْنَا ۔۔مادہ۔۔ ب و ء ۔۔معنی۔۔لوٹنا، جگہ فراہم کرنا، ٹھیرانا، ایسی جگہ جہاں ضروریات زندگی کے ساتھ امن وسکون ملے۔۔، مملکت کا جانشین ہونا۔	
27	وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ	
	اور انسانیت کے معاملے میں حج کا اعلان کرو۔، تاکہ مختلف شعبہ حیات سے منسلک مرد میداں اور ثابت قدم لوگ تیرے پاس آئیں۔	

مباحث:۔ درج ذیل چند تراجم پیش خدمت ہیں۔ کسی کی گستاخی مقصود نہیں ہے اس لئے نام لئے بغیر تراجم پیش کئے گئے ہیں۔ باقی جتنے بھی تراجم ہیں وہ اسی نوعیت کے ہیں۔۔ ۱۔۔۔اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں۔۔ ۲۔۔۔اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہو (سوار ہو کر) چلے آئیں۔۔ ۳۔۔۔اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کر دو کہ لوگ تمہاری طرف پیدل اور لاغر سواریوں پر دور دراز علاقوں سے سوار ہو کر آئیں گے۔۔ ۴۔۔۔اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔ کہ لوگ (آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے) آپ کے پاس آئیں گے۔ پیادہ پا اور ہر لاغر سواری پر کہ وہ سواریاں دور دراز سے آئی ہوں گی۔ مندرجہ بالا تراجم سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دیکھئے اس آیت میں رِجَالًا وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ کے الفاظ آئے ہیں جس کے معنی کسی نے ۱۔۔ "پیدل اور اونٹوں پر" کئے ہیں تو کسی نے۔۔ ۲۔۔ "تمہاری طرف پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر"۔۔ کئے ہیں تو کسی نے ۳۔۔ "پیدل اور لاغر سواریوں پر" (اس ترجمے میں دبلے اونٹوں کو لاغر سواری بنا دیا) اور ایک صاحب نے یہ دیکھا کہ ضَامِرٍ سے پہلے کُلِّ کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ نہیں کیا گیا تو ان صاحب نے "ترجمے میں لفظ "ہر" کا اضافہ کر کے "پیادہ پا اور ہر لاغر سواری پر" کر دیا۔ جس کا مطلب ہوا کہ تمام کے تمام اونٹ دبلے پتلے ہونگے اور ان مترجم کے مطابق لاغر بھی ہونگے۔ اب سوال ہو گا کہ لاغر اور دبلے پتلے اونٹ اتنے لمبے سفر کے کیسے متحمل ہونگے اور اونٹ صحت مند اور تگڑے کیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔؟؟۔ اور اگر یہ الٰہی حکم ہے تو آج کل ہوائی جہاز کا سفر تو غیر شرعی ہو گیا۔ کوئی حکم اس سے زیادہ دو ٹوک الفاظ میں نہیں ہے کہ ہم توڑ مروڑ کر اونٹ کو جہاز بنا لیں۔ اور اگر ایسا کر سکتے ہیں تو ہر قرآنی حکم کو اسی دلیل کے تحت بدلا جا سکتا ہے۔ یا ہمیں ماننا پڑے گا کہ قرآنی احکامات اپنے وقت کے لحاظ سے بدلے جا سکتے ہیں۔ اور اگر نہیں تو مان لیجئے کہ تراجم اور مفاہیم غلط ہیں اور لکھنے والوں کے سامنے صرف اپنا ہی دور تھا۔ اسی لئے اسی دور کے لحاظ سے جتنا ان کا علم اور جتنی ان کی عقل تھی اسی حساب سے انہوں نے تراجم اور تفاسیر لکھ دیں۔ لیکن ہمارا آج کا پڑھا لکھا طبقہ بھی انہیں تراجم اور تفاسیر کو خدا کا کہنا مانتا ہے۔ کبھی کسی عقل والے نے نہیں سوچا کہ یہ تراجم اپنے اپنے دور کے لحاظ سے صحیح ہوں لیکن آج قابل عمل نہیں ہیں۔ میں علماء حضرات کی خدمت میں بڑی عاجزی و احترام سے عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسا مفہوم دیجئے جو صرف قرآن کی بنیاد پر کیا گیا ہو۔ جس میں سامری کی دی ہوئی کہانیاں نہ ہوں۔ اور ہو سکے تو جدید علماء کو پیدا کیجئے جو قرآن کی خالص تعلیم کی بنیاد پر اسلام کا وہ تصور دے سکیں جس میں جہالت، مار دھاڑ لوٹ مار اور قتل و غارت گری نہ ہو بلکہ حقوق اور امن و سلامتی کی بنیاد پر قرآن کا بلا کسی اشتراک احکامات قرآنی بتائے گئے ہوں۔ جس میں بدلہ لینے کی تعلیم نہ ہو بلکہ درگزر اور عافیت کا پہلو نمایاں ہو۔ ضَامِرٍ ۔۔مادہ۔۔ ض م ر ۔۔ معنی۔۔۔ بہت مشہور لفظ ہے جو عربی میں بھی اسی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے جتنا کہ اردو میں بولا جاتا ہے۔ عربی جب کسی غلط کام کو ہوتا دیکھتے ہیں تو وہ

28	لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ	
	تاکہ وہ خود اپنے لوگوں کے لئے فائدہ کا مشاہدہ کریں اور وہ مملکت الٰہیہ کے اس خوشحالی کے دور کو یاد کریں جس میں چوپائے نما انسان کی بہیمیت کے باوجود انہیں ضروریات زندگی بھرپور انداز سے ملتی رہیں۔۔ اس لئے ان نعمتوں سے خود بھی فیضیاب ہو اور درماندہ حاجتمند کو بھی فیضیاب کرو۔	
مباحث:۔ آیئے اس آیت کا ترجمہ آسان انداز میں جز جز کر کے پیش کرتے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ (تاکہ وہ خود اپنے فائدہ کا مشاہدہ کریں)۔۔۔۔۔۔۔۔ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ (اور وہ اس خوشحالی کے دور کے معاملے میں مملکت الٰہیہ کو یاد کریں) عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ (انسان نما چوپایوں کی بہیمیت پر اترنے کے باوجود انہیں ضروریات زندگی بھرپور انداز سے ملتی رہیں۔ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (۔۔ اس لئے ان نعمتوں سے خود بھی فیضیاب ہو اور درماندہ حاجتمند کو بھی فیضیاب کرو)۔۔		
29	ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ	
	پھر اپنی غلط روش کا فیصلہ کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور آزادی کے گھر کی حفاظت کریں۔	
30	ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ	

	یہ ہے حج۔۔۔!!اور جو کوئی مملکت الہیہ کی پابندیوں کی تعظیم کرتا ہے تو وہ اس کے نظام ربوبیت کے نزدیک خود اس کے لئے بہتر ہے۔اور لوگوں نے انسان نما چوپایوں کی بہیمیت (ظلم) کو جائز قرار دیا سوائے چند باتوں کے جو تم کو بتا دی گئیں۔۔۔۔،اس لئے تم لیڈروں کے احکامات اور دھونس دھاندلی سے بچو۔	
31	حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ	
	مملکت الہیہ کے احکامات کے لئے یکسوئی کے ساتھ بغیر کسی احکامات کا اشتراک کرنے والے کو ساتھ شریک کرتے ہوئے۔اور جس نے بھی مملکت الہیہ کے احکامات میں کسی کو شریک ٹھیرایا تو ایسا ہی ہے جیسے وہ آسمان سے گرے اور پرندے اسے اچک لے جائیں۔۔۔۔۔۔یا حکومت اسے ایسی جگہ پر پھینک دے جو دور ہو یا جہاں اس کی خوب پسائی ہو۔	
32	ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ	
	یہ ہے حج۔۔۔۔۔!! اور جو کوئی مملکت الہیہ کے احکامات کی عظمت کو قائم کرے گا تو یہ تعظیم اس کے دل کے تقویٰ کا نتیجہ ہو گی۔	
33	لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ	
	تمہارے لئے مملکت الہیہ کے احکامات میں ایک انجام تک استفادہ ہے پھر اس کا اصل مقصود آزادی کا گھر ہے۔	
34	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ	

اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک ضابطہ حیات مقرر کیا ہے۔تاکہ وہ مملکت الٰہیہ کے احکامات کو یاد رکھے باوجود
درندہ صفت انسانوں کی درندگی کے ہم نے انہیں رزق عطا کیا پس تمہاری مملکت یکتا ہے تو اسی کے لئے سلامتی
قبول کرو۔اور منکسر المزاج لوگوں کو خوشخبری سناؤ۔

مباحث:۔اس آیت میں بڑے واضح الفاظ میں بتادیا گیا کہ ہر امت کے لئے زندگی گزارنے کے طریقے رکھے ہیں۔اگر تو مَنسَكًا کا ترجمہ مذہبی
ذہن سے عبادات کیا جائے تو قرآن یہ کہہ رہا ہے ”کہ ہر قوم کے پاس عبادات کے اپنے اپنے طریقے ہیں“ اور اگر نسک کے معنی وہ
عمل جو بہت غور کے بعد عملی شکل اختیار کرے تو اس کا مطلب ہوگا ”ثقافت“ یعنی آپ کسی ملک کے باشندوں کی ثقافت نہیں بدل
سکتے۔ثقافت کی بنیاد پر لڑائی جھگڑے صحیح نہیں ہیں۔اگر کسی سے انفرادی یا قومی بحث مباحثہ کرنا بھی ہے تو وہ انسانیت پر ظلم اور زیادتی کی بنیاد پر ہی ہو
سکتا ہے۔کسی کی ثقافت بدلنا ناممکن ہے اس کا حال وہی ہوگا ”کوا چلا ہنس کی چال“ اور ہمارے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ہم نہ اپنی ثقافت کو
برقرار رکھ پا رہے ہیں اور عربی ثقافت کو تو اپنا ہی نہیں سکتے۔یاد رکھئے کہ ”دین نام ہے انسانیت سے ظلم و زیادتی کو ختم کرنے کا“ اسلام اس بات کا
نام نہیں کہ آپ اپنے طور طریقے عربوں جیسے اختیار کرلیں۔بلکہ اسلام اس بات کا نام ہے کہ آپ اپنے ملک سے انسانیت پر ظلم و زیادتی کے
تینوں ستونوں یعنی ”فرعون۔،ھامان۔،اور قارون“ کو نکال پھینکیں۔اور اس دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائیں۔

35 الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب مملکت الٰہیہ کے احکامات کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے تو دلوں پر رعب طاری ہو جاتا ہے۔،اور جو
بھی احکامات ان تک پہنچتے ہیں ان کا استقامت سے سامنا کرتے ہیں۔،اور مملکت الٰہیہ کے نظام کو قائم کرتے ہیں۔،اور
جو بھی ضروریات زندگی ان کو فراہم کی ہیں اس میں سے ملک و عوام کی بہبود پر خرچ کرتے ہیں۔

36 وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ
وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اور بہادر لوگ مملکت الہیہ کی پہچان مقرر کی ہے۔ان میں تمہارے لئے خیر ہے۔، توان کو مملکت الہیہ کے احکامات کی یاد دہانی صاف صاف کراتے رہو۔اور جب انکے ااحکام واجب ہو جائیں تو استفادہ حاصل کرو اس سے اوران مظلوم افرد کو ضروریات زندگی فراہم کرو جو ظلم کے وقت قناعت سے بیٹھے رہے یا ضرورت کا اظہار کرتے تھے۔اس طرح ہم نے بہادر افواج کو تمہارے لئے مسخر کیا تاکہ تم اس کا صحیح استعمال کرو۔

جیسا کہ عرض کیا شعائر اللہ اللہ کی پہچان ہیں۔یعنی وہ اصول اور پیمانے جو ساری کائنات میں جاری وساری ہیں۔جن کو جان لینے سے اللہ کی معارفت حاصل ہو جاتی ہے۔اس آیت میں اَلْبُدْنَ کو شعائر اللہ کہا گیا ہے۔ اَلْبُدْنَ کو ہمارے مفسرین نے عربوں کی زمانہ جاہلیہ کی ثقافت کے زیر اثر ایک مرتبہ پھر قرآن کے حج کو زمانہ جاہلیہ کے حج کی طرف موڑ دیا ہے۔غور کیجئے کہ ان اونٹوں میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں ایسی کون سی خوبی ہے جس سے ہمیں اللہ کی معارفت حاصل ہو گی۔۔۔؟اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ یہ موٹے اونٹ شعائر اللہ نہیں ہیں بلکہ کوئی اور چیز ہیں جن سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔یہ یا تو مملکت الہیہ کے احکامات ہو سکتے ہیں یا کوئی ایسی چیز جس کے ذریعے اللہ کے اصول اور پیمانوں کو نافذ کیا جاسکے۔حج کے پس منظر میں ایک تصادم نظر آرہا ہے۔اسی سورہ کی پہلی آیت ہی بتا رہی ہے کہ تصادم کا وقت آگیا ہے اور اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ تصادم ایک بہت ہی ہولناک چیز ہے۔اس لئے اپنے نظام ربوبیت کے تابعدار رہو۔آیت نمبر ۵ میں لوگوں کے اس خیال کی نفی کی گئی ہے کہ ان کے اعمال کی بازپرس نہیں ہو گی اور اس کے بعد بتایا گیا کہ انسانیت کس طرح پستی سے نکلتی ہے اور ایک اعلیٰ قوم کا روپ اختیار کرتی ہے۔ان آیات میں ترقی کے ان مراحل کو جدید مفسرین نے مادر رحم میں جنین کے مختلف مراحل کہا ہے۔آیت نمبر ۷ میں واضح الفاظ میں بتادیا گیا کہ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ یہ کہ تصادم کی گھڑی تو آتی رہتی ہے۔آیت نمبر ۱۳ تک ان لوگوں کے متعلق بتایا گیا جو علىٰ حَرْفٍ ایک طرف رہتے ہوئے چلتے ہیں۔اور انکاری لوگوں کی روش کا ذکر کرنے کے بعد اہل امن کا ذکر کیا گیا ہے۔اور یہ تقابل آیت نمبر ۲۴ تک بیان کیا گیا ہے جس کے بعد حج کا پس منظر اور اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے جو آپ کے پیش نظر ہے۔اس سے آپ اندازہ لگائیے کہ حج اصلاً اس جنگ کا بیان ہے جو کفار کے ساتھ ہونے جارہی ہے اور جسے السَّاعَةَ وہ گھڑی جب زلزلہ آئے گا کہا گیا ہے۔ الْبُدْنَ ۔۔مادہ ۔۔ ب د ن ۔۔معنی ۔۔موٹا۔طاقتور ہونا۔بہادر ہونا۔ الْبُدْنَ ۔۔ الْبَادن ۔کی جمع ہے۔اور اسم الفاعل ہے۔اب حج جیسا کی مندرجہ بالا آیات واضح کر رہی ہیں کہ یہ ایک جنگ سے متعلق آیات ہیں تو الْبُدْنَ بہادر افراد کی فوج ہے اور آج کا حج زمانہ جاہلیہ کی تیرتھ یاترا ہے نہ کہ قرآنی حج۔

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ	37

مملکت الٰہیہ کو نہ تو دشمن فوج کی دوستی سے فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خون بہانے سے البتہ تمہارا مملکت الٰہیہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔اور اسی وجہ سے اس فوج کو تمہارے تابع کیا تاکہ تم مملکت الٰہیہ کی کبریائی ان ہدایات کے مطابق جو تم کو دی گئی ہیں قائم کرو۔اور احسان کی روش والوں کو خوشخبری سنا دو۔

مباحث:۔اس حج کا مقصد ہے کہ اللہ کی کبریائی قائم کی جائے۔کیا آج کے مروجہ حج سے کوئی اسلام دشمن ملک قرآن کے تابع ہوا ہے۔ اگر ہوا ہے تو بتائیے۔اور اگر اس حج سے کوئی کبریائی قائم نہیں ہوئی ہے تو آپ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔اور یہی بات سورہ البقرہ کی آیت ۱۸۵ میں کہی گئی ہے۔۔ملاحظہ فرمائیے۔۔، يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (مملکت خداداد تمہارے ذریعے آسانی چاہتی ہے اور تمہارے ذریعے سختی نہیں چاہتی اور یہ کہ تم استعداد کی تکمیل کرو اور یہ کہ تم مملکت خداداد کی کبریائی ان بنیادوں پر قائم کرو جن کی تم کو ہدایت دی گئی ہے اور یہ کہ تم اس کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرو۔) دیکھئے اللہ کی کبریائی صوم اور حج دونوں سے مشروط ہے۔ لیکن ہماری نماز۔، نہ ہمارے روزے۔، ہماری پست حال زندگی کو بدل سکتے ہیں۔اور آپ نے حج کا حال تو دیکھ ہی لیا۔زکواۃ کریلا نیم چڑھا کی مصداق تمام حرام کی کمائی میں سے ڈھائی فیصد دینے کے بعد سب حرام کمایا ہوا حلال ہو جاتا ہے۔ہمارے روزے اور ہمارا حج کسی صورت بھی اللہ کی کبریائی قائم کر نہیں کرتے ہیں۔اس لئے سوچئے کہ ہم نے جو سلوک اسلام کے ساتھ کیا ہے تو کیا ہم جس ذلت وخواری میں پڑے ہیں اس کے حقدار نہیں ہیں۔؟ یاد رکھئے کبریائی کا مطلب ہے غلبہ۔

38 إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ

بیشک مملکت الٰہیہ امن قائم کرنے والوں کی طرف سے دفاع کرتی ہے اور یقینا مملکت الٰہیہ کسی بھی خیانت کرنے والے انکاری کو پسند نہیں کرتی ہے۔

39 أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ

احبازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور مملکت الٰہیہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے۔

مباحث:۔
دیکھئے اس آیت کے بعد تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ حج کے بعد جنگ کرنے کی احبازت دے دی گئی ہے۔ آیئے آپ کے سامنے چند عمومی تراجم بھی پیش کرتے ہیں۔

ا۔۔احبازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے (ابوالاعلیٰ مودودی۔)

۲۔۔پروانگی (احبازت) عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔۔(احمد رضا خان۔)

۳۔۔جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی احبازت دی گئی ہے اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔(احمد علی)

۴۔۔جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو احبازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور خدا (ان کی مدد کرے گا وہ) یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے (جالندھری)

۵۔۔ان لوگوں کو (جہاد کی) احبازت دے دی گئی ہے جن سے (ناحق) جنگ کی جا رہی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا، اور بیشک اللہ ان (مظلوموں) کی مدد پر بڑا قادر ہے، (علامہ طاہر القادری)

کسی بھی مترجم کا ترجمہ یا مفسر کی تفسیر اٹھا کر دیکھ لیجئے اس آیت کے ترجمہ اور تفسیر میں جنگ کے پس منظر کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا۔ پھر بھی حج کو جنگ سے تعبیر نہیں کریں گے۔۔!!

40 الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

	یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی وجہ کے اپنے گھروں سے نکالے گئے سوائے اس کے کہ انہوں نے اعلان کیا کہ ہمارا ناظام ربوبیت ہی مملکت الہیہ ہے اور اگر مملکت الہیہ بعض لوگوں کی بعض سے مدافعت نہ کرے تو لازماً۔ مملکت کے اعلیٰ مناصب۔، مملکت کے معاہدات ۔، مملکت کا نظام اور مملکت کے احکامات ۔۔ منہدم کر دیتے ۔۔اور مملکت الہیہ لازماً اس کی مدد کرتی ہے جو مملکت کی مدد کرتا ہے۔،یقیناً مملکت الہیہ قوت والی غالب مملکت ہے۔	
	مباحث:۔ صَوَامِعُ ۔۔مادہ ص م ع ۔۔ معنی۔۔اعلیٰ منصب پر فائز ہونے والے۔ وَبِيَعٌ ۔۔مادہ۔۔ب ی ع ۔۔۔معاہدہ۔۔ وَصَلَوَاتٌ ۔۔مادہ۔۔ص ل و۔۔۔نظام مملکت۔ مَسَاجِدُ ۔۔مادہ س ج د ۔۔ معنی سر نگوں ہونا۔۔ مملکت الہیہ کے احکامات یہی ملکت کے وہ چار ستون ہوتے ہیں جن کو اگر منہدم کر دیا جائے تو مملکت گر جاتی ہے۔	
41	الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ	
	یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ان کو زمین میں تمکن عطا کریں تو یہ مملکت الہیہ کا نظام نافذ کریں گے اور فریضہ زکواۃ ادا کریں گے اور مملکت الہیہ کے معروف احکامات کا حکم دینگے اور ممنوع اعمال سے روکیں گے ۔۔اور تمام احکامات کے نتائج کی ذمہ داری مملکت کی ہے۔	

مباحث:۔

اس آیت کا مفہوم انتہائی غلط انداز سے پیش کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر شخص سمجھتا ہے کہ اَمَر بِالْمَعْرُوفِ اور نَهِيَ عَنِ الْمُنكَرِ کی ذمہ داری اس پر آگئی ہے اس لئے وہ ڈنڈا اٹھاتا ہے اور اسلامی نظام کا نارہ مارتا ہوا لوگوں کو گلی کوچے میں تشدد کا نشانہ بنا کر سمجھتا ہے کہ وہ اسلام کے نفاذ کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ بڑے واضح الفاظ میں جان لیجئے کہ یہ فریضہ تمکن یعنی مملکت ملنے کے بعد مملکت الہیہ کی ذمہ داری ہے نہ کہ انفرادی۔ یہ فریضہ صرف تمکن کے بعد ہی ادا ہوتا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ ڈنڈا بردار مولویوں کی فوج گلی کوچوں میں بھیجنا بذات خود دہشت گردی ہے۔ جس کا نتیجہ پاکستان بخوبی بھگت رہا ہے۔

42	وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ	
	اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے پہلے نوح اور عاد اور ثمود کی قوموں نے بھی جھٹلایا تھا۔	

مباحث:۔

مندرجہ بالا آیات میں جو مشاہداتی دلیل سے اہل امن اور دہشت گردوں کا تقابل پیش کیا گیا ہے اب اسی کی تاریخ سے دلیل دی جا رہی ہے۔ مابعد آیات میں نوح عاد اور ثمود ابراہیم اور لوط اصحاب مدین اور موسیٰ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

43	وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ	
	اور ابراہیم اور لوط کی قوموں نے بھی	
44	وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ	
	اور اہل مدین بھی جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ بھی جھٹلائے گئے تو کافروں کو میں نے پہلے مُہلت دی، پھر پکڑ لیا۔۔۔۔۔ تو میرا پکڑنا کیسا تھا۔	

45	فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ	
	تو کتنی ہی بستیاں ہم نے اجڑی پائیں کیونکہ وہ ظالم تھیں۔۔۔۔ پس وہ اپنے تخت وتاج سمیت اوندھی پڑی ہیں اور کتنے ہی خزانے اور مضبوط قلعے مٹی کا ڈھیر بن گئے۔	
46	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ	
	کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر بالکل غور نہیں کیا کہ ان کے ایسے دل ہوتے جو سمجھ سکتے اور ایسے کان ہوتے جو سن سکتے اس لئے کہ درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں کے اندر ہوتے ہیں	
47	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ	
	اور وہ لوگ سزا کی جلدی مچا رہے ہیں۔۔۔، مملکت الہیہ اپنے واعدہ کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرتی ہے۔۔،اور یقیناً تم جس عذاب کو ہزار سال بعید سمجھتے ہو وہ تیرا نظام ربوبیت ایک دن میں لاتا ہے۔	
48	وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ	
	اور کتنی ہی بستیوں کو میں نے مہلت دی حالانکہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا۔۔۔اور واپس تو میری طرف ہی آنا ہے۔	

49	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ	
	اعلان کرو۔۔!ائے لوگو۔۔۔!میں تو تمہارے لئے صرف ایک واضح پیش آگاہ کرنے والا ہوں۔	
50	فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ	
	پس ان لوگوں کے لئے جنہوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے ان کے لئے حفاظت اور باعزت ضروریات زندگی ہیں۔	
51	وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ	
	اور جن لوگوں نے ہمیں ہماری آیتوں کے بارے میں عاجز کرنے کی کوشش کی۔وہی لوگ قید خانے کے باسی ہیں۔	
52	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	
	ہم نے جب کبھی بھی آپ سے پہلے کسی بھی پیامبر یا سربراہ کو مقرر کیا۔۔۔اور اس نے مملکت الہیہ کے احکامات کے نفاذ کی کوشش کی تو نافرمان سرکش افراد نے اس کی اس کوشش میں کچھ گڑبڑ کر دیا، پس نافرمان سرکش کی سرکشی کو مملکت الہیہ دور کرتی ہے پھر اپنے احکامات کو محکم کرتی ہے۔مملکت الہیہ دانا اور باحکمت ہے۔	
53	لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ	

	یہ اس لئے کہ سرکشی نافرمان سرکشی کو ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں۔	
54	وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	
	اور بوجہ اس کے۔۔۔ کہ وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا ہے۔ جان لیں کہ یہ آپ کے نظام ربوبیت کی طرف سے حق ہے۔۔۔ تاکہ وہ اس کے ذریعے امن قائم کریں۔ اور ان کے دلوں میں اس کیلئے عاجزی پیدا ہو۔۔۔ بے شک مملکت الٰہیہ امن قائم کرنے والوں کو استقامت کی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔	
55	وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ	
	اور جو کافر ہیں وہ تو ہمیشہ اس کی طرف سے شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ اچانک تصادم کی گھڑی ان پر آجائے۔ یا پھر اس دور کی سزا واقع ہو جائے کا جب انسانیت ناکارہ ہو جاتی ہے۔	
56	الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ	
	حکومت تو اس دن مملکت الٰہیہ کی ہی ہو گی۔۔۔، وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گی۔۔۔، تو جن لوگوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے وہ نعمتوں والی ریاستوں میں ہوں گے۔	
57	وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ	
	اور جنہوں نے انکار کیا اور ہمارے احکامات کو جھٹلایا ان کیلئے رسوا کن سزا ہے۔	

58	وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ	
	اور وہ لوگ جنہوں نے مملکت الٰہیہ کے راہ میں ہجرت کی۔۔ پھر وہ جنگ کئے گئے یا ناکام ہوئے تو مملکت االٰہیہ انھیں بہترین ضروریات زندگی عطا کرے گی۔ اور بیشک مملکت الٰہیہ سب سے بہترین ضروریات زندگی دینے والوں میں ہے۔	
59	لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ	
	یقیناً انھیں ایسی جگہ پہنچائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک مملکت الٰہیہ علم والی بردبار ہے	
60	ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ	
	یہ تو ہے اُن کا حال، اور جو کوئی بدلہ لے، ویسا ہی جیسا اس کے ساتھ کیا گیا، اور پھر اس پر زیادتی بھی کی گئی ہو، تو مملکت الٰہیہ اس کی مدد ضرور کرے گی مملکت الٰہیہ معاف کرنے والی اور درگزر کرنے والی ہے۔	
61	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ	
	یہ بھی قانون قدرت ہے۔۔۔، کہ ہر عروج کو زوال ہے اور ہر زوال کے بعد عروج آتا ہے۔ اور یہ کہ مملکت الٰہیہ با بصیرت سننے والی ہے۔	
62	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ	

	اس کی وجہ بھی ہے کہ قوانین قدرت ہی حق ہے۔اور اس کے علاوہ جس کی بھی وہ دعوت دیتے ہیں وہ باطل ہے۔اور بے شک مملکت الہیہ ہی بلند مراتب اور کبریائی والی ہے۔	
63	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ	
	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ مملکت الہیہ نے جب بھی قوانین قدرت نافذ کئے تو ملک خوشحال ہو جاتا ہے۔۔بے شک مملکت الہیہ بہت لطف و کرم والی باخبر ہے۔	
64	لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ	
	جو بھی بلند وزیریں میں ہے وہ مملکت الہیہ کے ہی لئے ہے۔۔۔۔اور مملکت الہیہ بڑی بے نیاز اور لائق حکومت ہے۔	
65	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ	
	کیا تم نے بالکل غور نہیں کیا کہ جو کچھ بھی ملک میں ہے مملکت الہیہ نے تمہاری دسترس میں کر دیا ہے اور اور معاشرہ جو بحرانوں میں بھی اس کے قوانین کے مطابق رواں دواں رہتا ہے اور اپنے ہی حکم سے حکومت کے بلند مناصب پر فائز افراد کو قابو میں رکھتا ہے کہ وہ عوام پر بوجھ نہ بن جائیں۔۔۔۔یقیناً مملکت الہیہ انسانوں کے لئے نہایت شفیق اور رحمت والی ہے۔	
66	وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ	

	وہ مملکت ہی ہے جو تم کو حیات آفرینی عطا کرتی ہے پھر تم کو ناکام پاتی ہے تو تم کو پھر حیات آفرینی عطا کرتی ہے۔۔۔۔یقیناًانسان بڑا ہی انکاری ہے۔	
67	لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ	
	ہر امت کے لئے ہم نے اسلوب زندگی مقرر کر دئے ہیں جس پر وہ عمل پیرا ہے اس لئے تو ان کو اس معاملے میں جھگڑنا نہ چاہئے۔۔۔۔۔اور دعوت تو نظام ربوبیت کی دو۔۔۔یقینی طور پر تم استقامت کی راہ پر ہو۔	
68	وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ	
	اور اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہدو کہ مملکت الہیہ کو خوب معلوم ہے جو تم کرتے ہو۔	
69	اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ	
	مملکت الہیہ تمہارے درمیان ان معاملات میں جن میں تم اختلاف کرتے ہو دین کے غلبے کے وقت فیصلہ کر دیگی۔	

	مباحث:۔ کچھ اصحاب کے لئے جب کہ مملکت الہیہ موجود ہو "دین کا نفاذ" یا "دین کا قیام" مبہم سی بات لگ رہی ہے۔ دیکھئے جس وقت مملکت قائم بھی ہو اور قوانین کا نفاذ بھی پوری طرح عمل میں ہو۔۔۔، لیکن اگر ملک کے اندر بغاوت ہو جائے تو باغیوں پر تو قوانین کا اصل نفاذ اسی وقت ہو گا جب کہ ان کو حکومت اپنے تابع کر یگی۔ آج کل پاکستان میں writ of the govt is challenged اور ایسے لوگ جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر مملکت کی حاکمیت کو چیلنج کرتے ہیں اور ان پر ملکی قانون کے نفاذ کو "دین کا قیام یا دین کا نفاذ یا دین کی حاکمیت اور آج کی زبان میں (enforcement of law and constitution) کہا جائے گا۔ پاستان میں دین کے نفاذ کی بات تو بطور مثال پیش کی گئی ہے۔ ورنہ پاکستان میں دین کا نفاذ تو فی الحال ایک خواب ہے۔
70	أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ
	کیا تم بالکل نہیں جانتے کہ مملکت الہیہ کو بلند و زیریں میں جو بھی ہے سب کا علم ہے۔۔، یقیناً یہ بھی ایک قانون میں ہے اور یہ بھی مملکت الہیہ کے لئے آسان ہے۔
71	وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ
	اور وہ مملکت الہیہ کے علاوہ ان کی دعوت دیتے ہیں جن کے لئے کوئی دلیل نہیں دی جاتی۔۔، اور نہ ہی ان کے پاس کسی علم سے ہے۔۔۔، اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔
72	وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

اور جب ان کے سامنے ہمارے واضح احکامات سنائے جاتے ہیں تو تم انکار کرنے والوں کے چہروں پر ناگواری کے آثار دیکھتے ہو۔۔۔۔، قریب ہے وہ ان پر حملہ کر دیں جو ان کے سامنے ہمارے احکامات سناتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا میں تمھیں بتاؤں کہ اس سے بڑھ کر ناگوار چیز کیا ہے۔۔۔؟وہ آگ ہے۔۔۔!!۔جس کا مملکت الھیہ نے انکار کرنے والوں سے وعدہ کرر کھا ہے۔اور وہ بڑا برا ٹھکانہ ہے۔

مباحث:۔
آگ کی سزا کے بارے میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ قرآن آگ کو بطور تشبیہ دشمنی کی آگ کہتا ہے۔یا ایسی سزا جس سے انسان کا ذہن مفلوج ہو جائے اور ہر وقت کے عذاب میں مبتلا رہے۔

73 يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔۔۔ مملکت الھیہ کی تابعداری کو چھوڑ کر کر تم جن کی دعوت دیتے ہو وہ ایک لاغر کمزور سی مملکت بھی نہیں بنا سکتے۔۔اگرچہ وہ سب کے سب اس کام کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگروہ کمزور لاغر اور کمزور مملکت ان سے کچھ چھین لے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں ہی کمزور و ناتواں ہیں۔

مباحث:۔
میرے تمام استاد گرامی قدر اس آیت کو اللہ کی شان و جلال کے لحاظ سے بڑے جھوم جھوم کر پیش کرتے رہے ہیں۔۔۔ جس کا ترجمہ وہ کچھ اس طرح کرتے تھے کہ دل اللہ کی خلاقیت پر عش عش کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، لیکن ایک چبھتا سا سوال ہمیشہ ذہن میں کلبلاہٹ پیدا کرتا رہتا تھا۔۔ کہ وہ لوگ جو بت پرستی کرتے ہی ان کو اگر اللہ کی شان و جلال کے لئے یہ آیت پیش کی جائے تو اگر وا پس پلٹ کر ہم سے کہیں کہ چلو ہم دیکھ رہے ہیں ذرا اپنے اللہ سے کہو کہ وہ ایک مکھی کو پیدا کر کے دکھائے۔۔۔ تو کیا ہم کوئی جواب دے سکیں گے۔۔؟۔ کیا ہم یہ کہیں گے کہ ساری کائنات اسی نے تخلیق کی ہے تو وہ جواب میں اگر یہ کہے کہ یہ تو میرے معبود نے تخلیق کی ہے۔ آپ اپنے خدا سے کہئے ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایک مائکروب ہی تخلیق کر دے۔۔۔۔۔؟؟؟؟
آج جب یہ سمجھ آیا کہ یہ کتاب کسی خدا کے لئے عبادات کی کتاب نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں کسی مکھی کی تخلیق کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ اس آیت میں ایک بغاوت کے حوالے سے جن حالات سے مملکت الہیہ گزرتی ہے اور عوام و خاص کا کیا ردعمل ہونا چاہیئے بتایا گیا ہے۔یہی الحج ہے اور سورہ الحج میں اسی تصادم کی پیش بندی کی گئی ہے۔
اور اس آیت میں ان لوگوں سے کہا جا رہا ہے جو بغاوت پر اتر کر کسی ملک کی تائید کرنے لگے ہیں کہ ایسی باغی اقوام اگر سب بھی یکجا ہو جائیں تو ایک کمزور سی چھوٹی مملکت بھی نہیں بنا سکتی جسے قرآن نے مکھی سے تعبیر کیا ہے۔آگے بتایا کہ اگر ایسی کمزور اقوام سے کوئی مملکت کچھ لے جائے تو اس سے وہ واپس بھی نہیں لے سکتی ہیں۔
آج کل دیکھ لیجئے تمام مسلم ممالک کا یہی حال ہے کہ قوانین الہیہ کی کتاب کو چھوڑ کر سب ممالک نے اپنی اپنی کمزور ریاستیں بنا رکھی ہیں جو اقوام عالم کے سامنے ایک مکھی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی ہیں۔اور ان اقوام کی چھوٹی سے چھوٹی ریاست بھی مسلم ممالک کی بڑی سے بڑی ریاست سے ٹکر لینے کو تیار ہے۔

تشبیہ دی ہے وہ قوم

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ	74
حقیقت یہ ہے کہ مملکت الہیہ کے احکامات کی ویسی قدر ہی نہ کی جیسی کہ اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔حقیقت میں تو مملکت الہیہ انتہائی قوی اور غلبے والی حکومت ہوتی ہے۔	

	مباحث:۔ اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے میرا سر بطور مسلم جھک جاتا ہے کہ مملکت الہیہ کا تصور قرآن کیا دے رہا ہے۔۔۔۔۔!!!اور ہمارے علماء کے پاس نماز میں وقت ضائع کرنے اور روزے کے ذریعے مسلمانوں کو لاغر کرنے۔۔،حج کے نام پر مسلمانوں کی خون پسینے کی کمائی کو لوٹنے اور زکواۃ کے نام پر حرام کمائی کو ڈھائی فیصد دینے کے بعد پاک کرنے کے علاوہ کوئی مملکت اور اس کو چلانے کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے۔
75	اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ
	مملکت الہیہ نافذین احکامات اور عوام میں سے پیام بر چنتی ہے۔۔یقیناً مملکت الہیہ بابصیرت سننے والی ہے۔
76	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ
	مملکت الہیہ کو معلوم ہے کہ ان انکار کرنے والوں کے پیشوا کون ہیں اور ان کے پیچھے چلنے والے کون ہیں۔۔ لیکن مملکت الہیہ کی طرف ہی تمام معاملات لوٹتے ہیں۔
77	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
	اے امن قائم کرنے والو۔۔۔! مملکت الہیہ کے لئے آمادہ رہنا۔اور احکامات کے آگے سر نگوں رہنا۔۔اور نظام ربوبیت کی تابعداری کرتے رہنا۔اور اعمال خیر کرتے رہنا تاکہ تم کامیاب رہو۔

مباحث:۔
یہ وہ حکم ہے جو کسی بھی مملکت کے عوام کی ذمہ داری ہو گی۔۔۔۔، سب سے پہلا حکم ہے کہ عوام کی یہ فطرت میں ہونا چاہئے کہ وہ مملکت الٰہیہ کے ہر حکم کے آگے خواہ اسے اچھا لگے یا برا وہ اس پر لبیک کہے گا۔ کسی قسم کی حیلہ بہانہ نہیں کرے گا بلکہ دوسرے حکم کے تحت وہ ان احکامات کے آگے سر بسجود ہوگا یعنی فوراً عمل پیرا ہو جائیگا۔۔۔اور تیسرا حکم جو پالنہاری کی بنیاد ہے وہ یہ کہ نظام ربوبیت کی تابعداری کی جائے گی کیونکہ یہی کسی بھی مملکت کی عوام کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہوگا۔۔۔۔اور عمومی حکم ہے کہ ہر وہ کام کرتے رہو جو فلاح انسانی کے لئے کیا جا سکتا ہے خواہ اس کا مملکت کی طرف سے حکم بھی نہ ہو۔

78	وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

مملکت کے معاملے میں کوشش کرتے رہو جیسے کوشش کرتے ہیں۔، اس نے تم کو چن لیا ہے۔،اور تمہارے لئے ضابطہ حیات میں کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔، تمہارے آباؤ ابراہیم کی ملت۔۔، اس نے تمہاری پہچان پہلے بھی سلامتی رکھی تھی اور اب بھی تمہاری پہچان سلامتی ہے تاکہ اس سلامتی کے نظام کا پیامبر تم پر گواہ بنے اور تم دوسروں پر سلامتی کا گواہ بنو۔
پس اس سلامتی کی گواہی دینے کے لئے نظام مملکت الٰہیہ قائم کرو اور انسانیت کو خوشحالی عطا کرو اور مملکت الٰہیہ کے ساتھ جڑ جاؤ۔۔، یہی مملکت الٰہیہ تمہاری سرپرست ہے۔۔۔ پس مملکت الٰہیہ کتنی نعمتوں والی سرپرست حکومت ہے اور کیا ہی نعمتوں والی مددگار مملکت ہے۔